کے کیسے کیسے روشن آفتاب ومہتاب بحرِ فنا میں غروب ہو گئے۔ اکابرین امت کی ٹھنڈی چھاؤں ہمارے سروں سے رفتہ رفتہ کھسک رہی ہے۔ حزن و یاس کی ایک ماتمی فضا ہے جس میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔ علماء جو انبیاء وارثین ہیں' سے زمین خالی ہو رہی ہے۔ شہر لاہور جو علم و ادب کا سرچشمہ تھا آج قحط الرجال کا واویلا کر رہا ہے۔ مسلک دیوبند اور مولانا آزادؒ کا مکتبہ فکر حضرت مولانا عبدالرشید ارشدؒ کی کمی صدیوں تک محسوس کرے گا۔ راقم اور ادارہ مولانا مرحوم کے پسماندگان' متعلقین اور ان کے صاحبزادوں جناب حماد ارشد' جناب سجاد ارشد اور ان کے دیگر عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ملک اور صوبہ سرحد کے نامور سیاسی رہنما خان عبدالولی خان کی وفات

گزشتہ دنوں عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی رہبر انقلاب اور پاکستان کے بزرگ ترین سیاستدان خان عبدالولی خان وفات پا گئے۔ ولی خان بے شک پاکستان کی سیاست میں ایک بڑا نام تھے۔ تحریک آزادی میں ان کے والد خان عبدالغفار خان اور ولی خان کا بڑا کردار رہا ہے۔ ولی خان نے پاکستان میں ہمیشہ اصولوں اور شائستہ روایات کی سیاست کی ہے۔ انہوں نے کبھی اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ بلاشبہ ولی خان انتہائی نڈر' بے باک' اور زیرک سیاستدان تھے۔ انہوں نے اپنے نظریات کے تحفظ اور بحالی جمہوریت کی خاطر کافی عرصہ قید و بند میں بھی گزارا۔ آپ اگرچہ بائیں بازو کے سیاستدانوں میں سے تھے۔ دائیں بازو اور خصوصاً علماء حضرات کے طریقہ کار اور افکار و نظریات سے آپ کو شدید اختلاف بھی رہا اور اسی طرح آپ کے نظریات سے ہمیں' مذہبی حلقوں اور محب وطن قوتوں کو بھی اختلاف رہا۔ لیکن دونوں جانب اختلافات کے باوجود باہمی احترام و ادب کا سلسلہ آخر تک قائم رہا۔ آپ کی جماعت صوبہ سرحد میں جمعیت علماء اسلام کی حلیف بھی رہی اور آپ ہی کیلئے حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے سرحد کی وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ بھی دیا تھا۔ اس کے علاوہ 73ء کے آئین کی تیاری میں بھی آپ اکابرین امت مولانا مفتی محمود' مولانا عبدالحقؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ وغیرہ کے ساتھ بھرپور شریکِ کار رہے اور اس کے علاوہ ملک میں آمریت کے خلاف تمام ملی تحریکات میں قائدانہ حصہ لیا۔ ولی خان کو حضرت مولانا عبدالحقؒ کے ساتھ محبت تھی۔ کئی بار دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت شیخؒ کی نمازِ جنازہ میں تین چار گھنٹے مسلسل دھوپ میں انتظار کرتے رہے اور آپ کی یاد میں بلک بلک کر روتے رہے۔ آپ کی شخصیت سادہ اور متواضع تھی اور آپ کچھ عرصے سے شدید بیمار تھے اور آخر آپ کی بیماری نے شدت اختیار کی اور مورخہ 26 جنوری کو ملک کے نامور سیاستدان اور صوبہ سرحد اور پختونوں کے حقوق کا دفاع کرنے والا ہمیشہ کے لئے تھک ہار کر سو گیا۔ مرحوم کا جنازہ تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ حضرت والد صاحب مدظلہ' جمعیت کے ساتھیوں سمیت راقم نے اس میں شرکت کی۔ ادارہ ان کے جانشین جناب سینٹر اسفندیار ولی' بیگم نسیم ولی خان' اور عوامی نیشنل پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ اس غم کے موقع پر تعزیت کرتا ہے۔